

عرش کے آگے جمع ہونے والی جماعت  
 نمبر 3403  
 ایک خطبہ  
 شائع شدہ بروز جمعرات، 23 اپریل، 1914  
 واعظ: سی۔ ایچ۔ اسپر جن  
 میٹروپولیٹن ٹیبرنیکل، نیونگٹن میں پیش کیا گیا

ان باتوں کے بعد میں نے نظر کی، اور دیکھو، ایک بڑی جماعت، جس کو کوئی شمار نہیں کر سکتا تھا، ہر قوم اور قبیلہ اور "امت اور زبان سے، عرش کے آگے اور برہ کے حضور کھڑی تھی، سفید پوشاکیں پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں میں کھجور کی "ڈالیاں لئے ہوئے۔ اور وہ بلند آواز سے پکار رہے تھے کہ نجات ہمارے خُدا کو ہے جو عرش پر بیٹھا ہے، اور برہ کو۔  
 مکاشفہ 7: 9-10

یوں معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا کے دل میں تعجب کی ایک لہر دوڑ گئی، اور اُس کی زبان پر تحسین و تمجید کی ایک چنگاری بھڑک اُٹھی، جب وہ پکار اُٹھا: "ان باتوں کے بعد میں نے نظر کی، اور دیکھو!" اُس نے پہلے ہی بہت کچھ دیکھ لیا تھا۔ اُس کی توجہ پوری طرح مرکوز تھی، اُس کے خیالات کھنچے ہوئے تھے۔ لیکن ناگہاں ایک نیا منظر اُس کی نظر کے سامنے کھل گیا، اور وہ اپنا تعجب ظاہر کرنے لگا۔ کس بات پر، تم پوچھتے ہو؟ ظاہر ہے کہ وہ اس پر حیران تھا کہ رویا ابھی مکمل نہیں ہوئی۔

آہ، بھائیو! خُدا کی گہری باتوں کو سمجھنے کے لئے ہمیں اپنے غور و فکر میں صبر کی ضرورت ہے۔ اگر یوحنا نے اپنی نظر پھیر لی ہوتی، اپنی جستجو میں ڈھیل دے دی ہوتی، یا اس عجیب و غریب منظر سے نظریں ہٹا لی ہوتیں، تو وہ اپنی رویا کا بہتر حصہ کبھی نہ دیکھ پاتا۔ ایک یہودی ہونے کے ناطے، جب اُس نے بارہ قبیلوں کو اپنے سامنے گزرتے دیکھا، تو وہ شاید کہہ اُٹھتا: "بس، اب کافی ہے! اسرائیل میں فضل کے انتخاب کے مطابق ایک باقی ماندہ ہے۔ اے خُداوند، تیرا بندہ راضی ہے! اب میں "پھر زمین کی طرف نظر ڈالوں اور ان بھیدوں کو بھول جاؤں۔"

یہی بات عملی طور پر بہتوں نے کی ہے، جب وہ انجیل کے کسی سچائی پر غور کرتے ہیں۔ وہ اس کے پورے جلال کو دیکھنے کے خواہش مند نہیں رہے، بلکہ اُس حصے کو دیکھ کر خوش ہو گئے جو اُن کی اپنی رائے سے موافق تھا، اور باقی حقیقت دیکھنے سے پہلے ہی اپنی نظر پھیر لی، گویا ڈرتے تھے کہ کہیں زیادہ نہ جان لیں۔ یوں جیسے وہ ہمیشہ خوش رہتے ہوں کہ پہلے سے زیادہ کچھ نہ سیکھیں، کہیں یہ اُس علم سے نہ ٹکرا جائے جو انہیں پہلے حاصل ہو چکا ہے۔

لیکن یوحنا، جو صابر اور خُدا کی تعلیم یافتہ روح رکھتا تھا، مسلسل دیکھتا رہا۔ اور جب ایک لاکھ چوالیس ہزار مقدسوں کی جلالی جماعت اُس کے سامنے سے گزر گئی، تو اُس نے غیر یہودیوں کی ایک بہت بڑی جماعت دیکھی، اور اُن سے ایک زیادہ بلند گیت سنا، جو اُس نے پہلے منتخب جماعت سے نہیں سنا تھا۔ وہ نعرہ لگا رہے تھے: "نجات ہمارے خُدا کو ہے جو عرش پر بیٹھا ہے، اور برہ کو۔"

پس، اے حق کے تلاش کرنے والو! ثابت قدم رہو۔ دیر تک دیکھو، دھیان سے دیکھو۔ خُداوند سے دعا کرو کہ یہاں تمہیں جتنا ممکن ہو دکھائے۔ اور جب تمہاری درخواست پوری ہو جائے، تو اس تسلی سے اپنے آپ کو سنبھالو: "جو کچھ اب تم نہیں جانتے، وہ بعد میں جان لو گے۔" بعض باتیں وہ تمہیں اس لئے نہیں بتائے گا کہ تم ابھی انہیں برداشت نہیں کر سکتے؛ لیکن ایسا کبھی نہ ہو کہ کوئی بات تم سے اس لئے چھپ جائے کہ تمہاری دلچسپی سرد پڑ گئی اور تم دیکھنا نہ چاہو۔ سیکھنے کے لئے تیار رہو، اور اپنی آنکھ کھلی رکھو تاکہ اُس تمام سچائی کو دیکھ سکو جو یسوع تم پر ظاہر کرنا چاہتا ہے۔

اب جب ہم اپنے متن میں بیان کی گئی رویا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، تو سب سے پہلا نکتہ جس پر ہمیں غور کرنا چاہئے، یہ ہے

یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام مقدسین اور فرشتے جنہیں یوحنا نے دیکھا، ایک ہی مرکز کے گرد جمع تھے—خُدا اور بڑہ کے عرش کے گرد۔ وہ ٹولہوں میں بیٹھے ہوئے نہ تھے کہ کچھ ایک مضمون پر غور کریں اور کچھ دوسرے پر تحقیق۔ وہ گروہوں اور فرقوں میں تقسیم نہ تھے کہ کچھ اپنے آپ کو ایک نام سے پکاریں اور کچھ دوسرے نام سے۔ بلکہ سب ایک ہی جماعت میں کھڑے تھے، اگرچہ اُن کی تعداد انسان کے شمار سے باہر تھی، اور ہر آنکھ ایک ہی مرکز پر لگی ہوئی تھی—ہاں، اور ہر دل ہر آنکھ کے ساتھ تھا—اور ہر زبان ایک ہی نغمہ سنا رہی تھی، اور وہ نغمہ اُس ایک ہی کی پرستش کا تھا جو سب کا مرکز تھا۔

کیا یہ ہمیں یہ نہیں سکھاتا کہ خُدا ہی آسمان کا حقیقی مرکز ہے؟ ہم تو یہ گمان کر ہی سکتے تھے، کیونکہ وہ تمام نئی مخلوقات کا مرکز ہے۔ آج بھی جو نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں، وہ اُسی میں زندہ ہیں، مسیح کے ساتھ اپنے اتحاد میں اور اُس کے ساتھ شراکت میں ہمیشہ کی زندگی کی سب برکات کے وارث ہیں۔ اُسی سے وہ اپنی ساری روشنی لیتے ہیں، اور اُسی کی طرف اور اُسی پر ساری روشنی واپس ڈالتے ہیں، اور اُس کو سارا جلال دیتے ہیں جس سے انہیں سارا فضل ملا۔ وہی ہے جس نے آسمان کو بنایا، وہی ہے جو آسمان کو سنبھالتا ہے، وہی ہے جس نے آسمان کے ہر باسی کو چُنا، وہی ہے جس نے آسمان کے ہر باسی کو آسمان کے لئے تیار کیا، وہی ہے جس نے آسمان کے ہر باسی کو اپنے قیمتی خون سے خریدا، وہی سب کا باپ اور سب کا دوست ہے؛ پس وہی ابدی جہاں میں تمام خوشی، تمام نگاہ اور تمام عبادت کا مرکز ہونے کے لائق ہے۔

تاہم، خاص طور پر یہ نوٹ کیجئے کہ آسمانی عبادت کا مرکز خُدا خالق کی حیثیت میں نہیں، بلکہ عرش نشین خُدا ہے۔ الوہیت کی بادشاہی ہی آسمان کا عین مرکز ہے۔ یوحنا نے خُدا کو عرش پر بیٹھا دیکھا۔ یہاں نیچے اگر ہم الوہیت کی بادشاہی پر صاف گوئی سے کلام کریں تو ہمیں بہتوں کے اعتراضات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو کہتے ہیں کہ یہ سخت بات ہے، کون اسے برداشت کر سکتا ہے؟ یہ کہ کمہار کو مٹی پر اختیار ہے کہ ہر گانٹھ کے ساتھ اپنی مرضی کرے، یہ کہ وہ جس پر چاہے رحم کرے، اور اپنے ہی ساتھ اپنی مرضی کرے—یہ اُن کے کانوں کو سخت لگتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ زمین پر دلوں کی سختی کے باعث ہے، کیونکہ اُس مقام میں جہاں ہر دل خُدا کے ساتھ سیدھا ہے، وہاں سب اُس کو تخت پر قابض دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

یہی تو اُن کے نغمے کا تاج ہے: "خداوند خُدا قادر مطلق سلطنت کرتا ہے۔" اُس کی مرضی اُن کی سب سے بڑی خوشی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اُس کی مرضی—خواہ مطلق اور کسی مخلوق سے بے سوال ہو—رحمت، شفقت، حکمت، قدوسیت اور سچائی کی مرضی ہے؛ اس لئے وہ اُسے بادشاہوں کے بادشاہ اور خداوندوں کے خداوند کی حیثیت سے سجدہ کرتے ہیں۔ یہ اُن کی خوشی کا خاص مضمون ہے کہ خُدا کا ایک تخت ہے، وہ اُس پر بیٹھا ہے، وہ سب چیزوں پر حکومت کرتا ہے، اور سب کچھ اُس کے حکم کے مطابق چلتا ہے۔ پس آسمان کا مرکزی خیال الوہیت کی بادشاہی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ ہمیں بتایا گیا ہے کہ عرش پر بڑہ بھی تھا، گویا ہمیں یہ سکھانے کو کہ آسمان میں بھی، حکمران خُدا کا جلال—جو سب کچھ اپنی مرضی کے مشورے کے مطابق کرتا ہے—اُن پاک روحوں کے لئے بھی اتنا شوخ اور نورانی ہے کہ اگر وہ اُس کے ساتھ ساتھ جانشین، یعنی بڑہ کو نہ دیکھیں، تو اُسے برداشت نہ کر سکیں۔ وہ یسوع کو اب بھی گناہ اُٹھانے والے کی صورت میں دیکھتے ہیں، یسوع کو بڑہ کی علامت میں دیکھتے ہیں، ایک ایسا بڑہ جو ذبح ہوا تھا، یسوع دکھ اُٹھانے والا، یسوع مصلوب، یسوع جو گناہ کے لئے مرا اور اپنے خون سے اُسے ہمیشہ کے لئے مٹا دیا۔

آہ، میرے بھائیو! کس قدر مجھے یہ دونوں عقیدے ایک ساتھ دیکھ کر پیارے لگتے ہیں—خُدا، بطور بادشاہ مطلق، مجھے لرزا دیتا ہے؛ مسیح، بطور بڑہ، مجھے لرزاں مسرت بخشتا ہے۔ خُدا، بطور بادشاہ مطلق، مجھے مہیوب کرتا ہے—میں موسیٰ کی طرح اپنے پاؤں سے جوتے اتار دیتا ہوں جب جلتی جھاڑی کے سامنے آتا ہوں—لیکن بڑہ کی آواز مجھے قریب بلاتی ہے اور اُس خُدا کے ساتھ شراکت میں داخل کرتی ہے جو بھسم کرنے والی آگ ہے۔

آہ، یہ ہماری زمین پر سوچ کا کتنا بڑا موضوع ہونا چاہئے، جب کہ یہ آسمان میں اُن کی سوچ کا مرکزی موضوع ہے! ہم نے اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ وہ آسمان میں جا کر کیا کریں گے۔ چند روز پہلے میں نے ایک سوانح میں پڑھا کہ ایک شخص نے بعض جذبات کسی کو یہاں نہ بتائے، کیونکہ وہ انہیں دوسرے جہاں میں بیان کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ یقین کرو، اُس بلند مقام میں—ہمیں معمولی باتوں سے بڑھ کر مشغولیات ہوں گی۔ ہم ڈاکٹر واٹس کی اُس نظم کے اس شعر کو بھی چھوڑ سکتے ہیں اور مسرت بھری خوشی کے ساتھ سنائیں گے۔

"اپنے پیروں کی مشقت کی داستان۔"

یہ محض شاعرانہ تخیل ہے۔ ہمارے پیروں کی محنت کیا ہے کہ وہ ہماری توجہ پر حاوی ہو جائے؟ بادشاہی کرنے والا خُدا ہماری سوچوں کو اپنے میں کھینچ لے گا۔ اُس اعلیٰ ترین کی خدمت کس طرح کریں، یہ ہمارے دلوں کو مشغول رکھے گا۔ بڑہ جو کبھی صلیب پر ذبح ہوا تھا مگر اب اپنے تخت پر سلطنت کرتا ہے—ہم کس طرح اُس کی حمد سے کائنات کو گونجائیں، اُس کے حکم پر اگر وہ چاہے، دنیا سے دنیا تک اڑ کر اُس کی محبت کی بے مثال کہانی سنائیں، کس طرح فرشتوں، ریاستوں اور آسمانی جگہوں کی قدرتوں کو خُدا کی گوناگوں حکمت سے آگاہ کریں—یہ، میری نظر میں، ہمارے دھیان کو اِس دُنیا کی معمولی باتوں یا اِس زمین کی مسافرت کے واقعات سے کہیں زیادہ گھیر لے گا۔

آہ، عزیز بھائیو، جب ہم زمین پر مسافر ہیں تو خُدا کو تخت پر اپنے دلوں میں سب سے اوپر رکھیں، اور یوں خود کو آسمانی غور و فکر کی تربیت دیں۔ مسیح کو بھی اپنی سوچوں، اپنی گفتگوؤں اور اپنے اعمال میں سب سے اوپر رکھیں۔ ہم خُدا کے آدمی ہوں، ہم مسیح کے آدمی ہوں۔ خُدا تخت پر، اور مسیح برہ تخت پر بیہی ہمارا مرکزی کشش ہو۔ ہم یہاں جینے کو اپنی خوشی سمجھیں، جیسے کہ ابد تک وہاں جینا ہماری اعلیٰ ترین خوشی ہو گی، بطور اُن عبادت گزاروں کے جو خُدا اور برہ کے عرش کے آگے سجدہ کرتے ہیں۔

—ہم نے الوہی مرکز کو دیکھا؛ اب آئیں غور سے نشان کریں

## II

الوہی دائرہ—زندہ جماعت جو عرش کے گرد ہے۔ :

اُن کا ذکر یوں کیا گیا ہے کہ "ایک ایسی بڑی جماعت جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔" یہ مجھے اس بات کی طرف مائل کرتا ہے—اگرچہ میں اپنے خیال کو پورے طور پر بیان کرنے کے لئے مناسب الفاظ نہیں پا سکتا—کہ میں اسے خُدا کی معیت پسندی کہوں۔ وہ خُدا ہے جو سب پر ہے، ابد تک مبارک، خود موجود، خود مختار، کسی مخلوق کا محتاج نہیں کہ اُس کی مدد کرے یا اُس کے جلال اور خوشی میں کچھ اضافہ کرے۔ لیکن اُس نے ارادہ کیا کہ جہاں پیدا کرے—کتنے، ہم کبھی نہیں جان سکتے۔ فلکیات کے انکشافات ہمیں یوں معلوم دیتے ہیں کہ اُس نے انہیں ایسے فیاضی سے بنایا جیسے کوئی کسان بیج کو ہاتھ بھر بھر کر وسیع کھیت میں بکھیرتا ہے۔

وہ سب خلا کی وسعت میں جھللا رہے ہیں، اور شاید ہر ایک میں خوش و خرم مخلوقات آباد ہوں—ہم نہیں جانتے۔ لیکن خُدا نے چاہا کہ وہ اکیلا نہ رہے؛ اُس نے یہ پسند نہ کیا کہ تنہا ہو، بلکہ اُس نے اُن جہانوں کے رہنے کے قابل حصوں میں مسرت پائی جو اُس نے بنانے کو چُنے۔ اگر تم اپنی نظر کو صرف اسی دُنیا تک محدود رکھو، تب بھی تم دیکھ سکتے ہو کہ اُس نے چاہا کہ وہ اکیلا نہ رہے۔ اُس نے اس کرۂ ارض کو بنایا، اور اسے جانداروں کی سکونت کے لئے آراستہ کیا۔

یہ الوہی بستی خوش ہوئی کہ ہر قسم کی صورتوں اور حیات کو پیدا کرے—سب سے ننھے جاندار سے جو پانی کے ایک قطرہ میں سمندر پاتا ہے، لے کر اُس لیویاتھن تک جو سمندر کی گہرائی کو دیگ کی طرح کھول دیتا ہے اور اپنی زبردست جنبشوں سے اُس کی موجوں کو سفید جھاگ اُلود کر دیتا ہے۔ خُدا نے خوشی سے عقاب کو آسمان کی بلندیوں میں اُڑنے کے لئے بنایا، اور مچھلی کو سمندر کی گہرائی کو چیرنے کے لئے۔ ان سب مخلوقات کو وہ نسلوں سے روزی دے رہا ہے، اور ان سب پر وہ نظر! التفات و ترس رکھتا ہے؛ وہ کم سن کُوں کی پکار سنتا ہے۔ کیسا بے پایاں تخلیقی کارنامہ ہے

اگر اُس کا ہر پیدا کردہ جہان اسی طرح زندگی کے عجائبات سے بھرا ہوا ہے، تو کتنی بے شمار مخلوقات اُس عظیم ابدی کے گرد جمع ہیں! وہ تنہا سکونت کرتا تھا، مگر اُس نے تنہا رہنا پسند نہ کیا، اور اب اُس نے اپنا گھر بنایا اور اپنے وسیع ایوانوں کو بے شمار مسکنوں سے بھر دیا، جن میں اُس نے ہزار ہا طرح کی زندگی رکھی۔

پھر اُس نے اپنے دل میں کہا، "میں ایک ایسی مخلوق بناؤں گا جو اب تک پیدا کی گئی سب سے جدا ہو—وہ ایک رُوح ہو گی جو مجھ سے ہمکلام ہو سکے—عقل، جاویداں؟" اور اُس نے روشنی کے پہلوٹھے فرزند پیدا کئے۔ میں نہیں جانتا اُن کی تعداد کتنی ہے، مگر ہمارا عہد کا خُدا—باپ، بیٹا، اور رُوح القدس—نے کروبیوں اور سرافیوں میں ایسے خادم پیدا کئے جو اعلیٰ مرضی اور بلند تر احکام کے مطابق ہوں، جنہیں اُس نے شعلۂ آتش کی مانند بنایا، اور جو خوشی سے اُس کے حکم پر بجلی کی مانند دوڑتے ہیں۔

اور پھر، سب کے آخر میں، اُس نے فرمایا—اور یہاں الوہی تثلیث نے گویا اپنے ساتھ مشورہ کیا—"اُو، ہم انسان کو اپنی صورت پر بنائیں۔" اور اُس نے ایک عجیب مخلوق بنائی، بے مثال اور سراسر یکتا—جس کا ایک حصہ خاک سے لیا گیا، زمین سے جڑا ہوا، جو اگر گناہ کرے تو مر جائے، مگر دوسرا حصہ غیر مادی، ایسا جو کائنات کے کسی بھی عالم میں رہ سکے اور ہمیشہ قائم رہے—ایک رُوح جو خُدا کی صورت پر بنائی گئی۔ سو اُس نے ہمیں بنایا، اور آج تک، گناہ کے باوجود—جس نے گویا خُدا کو اُس کے سب نئے پیدا کردہ بندوں اور بیٹوں سے محروم کر دینا چاہا جو آدم کی صلب میں تخلیق کئے گئے تھے—اُس کے پاس ایک ایسی جماعت ہے جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا، جو اُس کے فرزند مسیح کے ساتھ اُس کے دوست اور شریک ہیں، مسیح کے ساتھ نکاح کے عہد میں بندھے ہوئے۔

کیا یہ نہایت حیرت انگیز مضمون نہیں، اگر کوئی اس میں گہرائی تک اتر سکے—کہ یہ الوہی بستی تنہا رہنا نہیں چاہتی تھی، بلکہ ہمیشہ اپنے گرد بے شمار رُوحوں کا ہالہ رکھتی ہے، جنہیں وہ سعادت کے لئے مقرر کرتا ہے؟ آہ! کاش میں اُن میں شامل ہوں! کیا تم میں سے ہر ایک کا دل یہ نہیں کہتا؟ کاش میں اُس کے گھر کی بارگاہوں میں قدم رکھوں! اگر اُس کے دروازوں پر

ایک کرائے کا خادم بھی بن جاؤں تو یہ میرے لئے کافی ہو، لیکن آہ! اگر میں اُس کا بیٹا ہوں، اور اُس کے فرزند کی مانند اُس کے قریب آ سکوں—تو میں اُس جلالی بستی کو کس قدر مبارک کہوں گا جس سے میں پیدا ہوا، اور جس کی آغوش میں پھر لوٹ جاؤں گا—وہ جو میری حیات کا منبع، میری خوشی کا حاصل، میرا خُدا، میرا سب کچھ ہے

اب ایک اور خیال متن سے اُبھرتا ہے: اگر آسمان میں ایک ایسی جماعت ہو گی جو ہر انسانی شمار سے بڑھی ہوئی ہو، ہر قوم اور قبیلہ اور اُمت اور زبان سے—تو انجیل کی کامیابی کتنی یقینی ہے! ہم ہمیشہ فکر مند رہتے ہیں، ہم جلدی میں رہتے ہیں، ہم نتائج کے لئے بے قرار ہیں، ہم بے صبری سے چاہتے ہیں کہ خُدا کی بادشاہی جلد آ جائے اور ہم گویا اُس کے رتھ کے پہیوں کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ خوف اور بے چینی اُس وقت مٹ سکتی ہے جب ہم یاد رکھیں کہ جیسے یہووہ زندہ ہے، مسیح ضرور اپنی جان کی مشقت کا پہل دیکھے گا—اور وہ اُسے ضرور دیکھے گا—ایسی بے شمار جماعت میں جو ہر قوم سے ہو، اور جو کسی انسانی شمار میں نہ آ سکے۔

پس صبر، اے بھائیو، صبر—لیکن ساتھ محنت بھی۔ ہم انتظار کرتے ہوئے بھی کام کریں۔ ہم خدمت کریں، کیونکہ یہ کام محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ خُداوند کی مرضی مسیح کے ہاتھ میں کامیاب ہو گی، وہ عبث نہیں مرا، وہ اپنے خون کی قیمت کا نقصان نہ اُٹھائے گا۔ ایک بے شمار جماعت ضرور نجات پائے گی۔ جس یقین سے اُس نے اُنہیں خریدا ہے، اُسی یقین سے وہ اُنہیں اُس خون سے دھوئے گا جو اُس نے اُن کے لئے بہایا۔ شاید کلیسیا کی عظیم ترقی کا دن اُس وقت آئے گا جب وہ اپنی ابتدائی جنگی حکمت عملی کی طرف لوٹے گی۔ جنہوں نے پہلی بار دنیا کو تبدیل کرنے کے لئے قدم بڑھایا، وہ چند ہی لوگ تھے، ایک کمرہ اُن سب کو سمیٹ لیتا تھا، مگر چند برسوں میں کوئی قوم ایسی نہ رہی جس نے انجیل نہ سنی ہو۔ یسوع کی سچائی دُور ترین جزیروں تک پہنچائی گئی—اور یہ کون لوگ تھے جو اُسے لے کر گئے؟

بھائیو، وہ ایسے لوگ تھے جنہوں نے کبھی منطق کے پیچیدہ قیاس نہیں بنائے—جنہوں نے کبھی خطابت کے فن سے وعظ کو مزین نہ کیا۔ اکثر وہ صرف عوام کی زبان بولنے والے لوگ تھے—یقیناً دلی جوش سے، لیکن مدرسوں کی شاندار بلاغت کے مطابق نہیں۔ وہ لوگ نہ علمی بننے کی کوشش کرتے تھے، نہ گہرے مفکر تھے، نہ بڑے عالم۔ وہ بس ایک ہی بات جانتے تھے—کہ ایک نجات دہندہ دنیا میں آیا ہے—اور وہ یہی بات لوگوں کو بتانے پر لگے رہتے تھے۔ وہ اسی کی بات کرتے، اور بس اُسی کی، تپتی ہوئی باتوں میں، نرم جذبات کے ساتھ، اور ضمیر کو جھنجھوڑنے والی پرجوش درخواستوں کے ساتھ

لیکن آج ہمیں کہا جاتا ہے کہ دنیا کو منطق سے بدلنا ہے، گناہ سے بحث کے ذریعے نکالنا ہے، انسانی عقل کے چراغوں سے اتنا روشن کرنا ہے کہ جہنم کا اندھیرا چھٹ جائے۔ یقین کرو، یہ سوچ غلط ہے۔ "نہ زور سے، نہ طاقت سے، بلکہ میری رُوح سے، ربُّ الافواج فرماتا ہے۔" اور رُوح صرف سادہ انجیل کے ساتھ کام کرتا ہے، اور صرف اُسی کے ساتھ جب ہم اس یقین پر واپس آئیں گے اور اسی عمل کی طرف لوٹیں گے، تو ہم دیکھیں گے کہ بے شمار لوگ پہلے زمین پر کلیسیا کی طرف اور پھر آسمان میں کلیسیا کی طرف اُمڈ آئیں گے۔

میں تم سے پوچھتا ہوں، اے میرے بھائیو، جنہیں نجات ملی ہے، تم کیسے نجات پائے؟ کیسے ایمان لائے؟ کیا علم کے ذریعہ؟ کیا کسی زبردست خطیب کی شاندار تقریر کے جادو سے؟ میں تو اقرار کرتا ہوں کہ اگر میں خُدا کی طرف متوجہ ہوا—اور میں امید کرتا ہوں کہ ہوا—تو وہ ایک نہایت سادہ، عاجز، اور غیر تعلیم یافتہ شخص کی خدمت کے وسیلہ سے ہوا۔ میرا یقین ہے کہ خُدا کے اکثر فرزند بھی یہی گواہی دیں گے کہ جلال انجیل کو ملے، نہ کہ واعظ کی قابلیت، ہنر، یا علم کو۔ اگر تم نے تسلی پائی ہے، اگر تم نے روشنی پائی ہے، تو یہ تمہیں ایسے وسیلہ سے ملی جو خود جلال کا دعوے دار نہ ہو سکتا تھا—کیونکہ وہ محض ایک مٹی کا برتن تھا، اور قدرت کی فضیلت صریح خُدا کی تھی، اُس کی نہیں۔

اے خُدا کے رُوح! اپنی کلیسیا کو انجیل پر ایمان کی طرف واپس لا! اپنے خادموں کو دوبارہ رُوح القدس کے ساتھ اسے منادی کرنے کی طرف لا، نہ کہ ظرافت اور علم کے پیچھے دوڑنے کی طرف۔ تب ہم دیکھیں گے کہ اے خُدا، تیرا بازو سب لوگوں کے سامنے برہنہ ہو گا، اور لاکھوں لوگ آ کر خُدا اور بڑے عرش کے گرد جمع ہوں گے۔ انجیل کو ضرور کامیاب ہونا ہے، وہ ضرور کامیاب ہو گی، اُسے روکا نہیں جا سکتا—ایک ایسی جماعت ضرور نجات پائے گی جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔

مہربانی فرما کر مجھے اسی نکتہ پر کلام جاری رکھنے دیجیے—یعنی آسمان میں وہ الہی حلقہ۔ غور کرو اُس تنوع پر—"ہر ایک قوم، اور قبیلہ، اور اُمت، اور زبان میں سے۔" یہ یوحنا کو کس طرح معلوم ہوا؟ میرا خیال ہے کہ جب اُس نے اُن پر نظر کی تو وہ پہچان سکتا تھا کہ وہ کہاں سے آئے ہیں۔ یقین جانو، آسمان میں افراد کی شناخت باقی رہے گی۔ ہر بیج کا اپنا بدن ہوگا۔ آسمان میں تین نامعلوم بزرگ نہ بیٹھے ہوں گے، بلکہ ابرہام—اور تم اُسے پہچانو گے؛ اسحق—اور تم اُسے پہچانو گے؛ اور یعقوب—اور تم اُسے پہچانو گے۔

آسمان میں ایسا نہ ہوگا کہ ایک ہی ڈھال سے سب آشخاص کو یکساں صورت میں ڈھال دیا گیا ہو، تاکہ پہچان نہ ہو سکے کہ کون کون ہے؛ بلکہ وہ ہر ایک قوم، اور قبیلہ، اور اُمت، اور زبان میں سے ہوں گے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ وہ وہی زبان بولیں گے جو

زمین پر بولتے تھے، مگر یہ ضرور کہتا ہوں کہ اُن میں کچھ مخصوص پہچان اور خاص نشان ہوں گے، جو دیکھنے والے کو یہ جاننے دیں گے، جیسے یوحنا نے جانا، کہ وہ سب ایک ہی قوم کے نہیں بلکہ ہر قوم، اور قبیلہ، اور امت، اور زبان میں سے ہیں۔

یہ بات مجھے پسند ہے، کیونکہ فطرت کی اصل زیبایی اُس کا تنوع ہے۔ اگر سب پھول یکساں ہوتے تو گرمی کا تاج کہاں کا رہتا؟ اور اگر قیامت کی دنیا میں سب بدن، یا محض ارواح کی حالت میں بھی سب ایک ہی صورت کے ہوتے، تو آسمان کا حُسن کسی قدر ماند پڑ جاتا۔ وہاں وہ مختلف قبائل، اور قوموں، اور امتوں، اور زبانوں میں سے ہوں گے—اور یہ افراد کی شناخت کو ظاہر کرتا ہے، اور ہمیں یہ اُمید دیتا ہے کہ ہم آسمان میں ایک دوسرے کو پہچانیں گے، جیسے ہم پہچانے جاتے ہیں۔

تاہم اُن میں ایک یگانگت بھی ہے، کیونکہ سب نے سفید جامے پہنے تھے، اور سب کے ہاتھوں میں کھجور کی شاخیں تھیں، اور سب ایک ہی نغمہ گا رہے تھے۔ نئے یروشلم کے بارہ پہاڑ ہیں، مگر سب ایک ہی شہر کو جاتے ہیں، اور اُس کا مرکز ایک ہی ہے۔ وہاں بارہ بُنیادیں ہیں، مگر سب ایک ہی بُنیاد پر رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح، اگرچہ سچائی کے متعلق ہمارے نظریات اور تصورات میں تنوع ہو سکتا ہے، مگر اُن کی بُنیاد مسیح یسوع ہی پر ہونی چاہیے، اور اگر ہو، تو ہم سب اُس بہتر دیس میں یکجا ہوں گے۔ آسمان میں تنوع بھی ہے، مگر تجربہ کی یکسانیت بھی، اور اُس شکرگزاری کی یکسانیت بھی جو وہ محسوس کرتے ہیں۔ کاش تم اور میں بھی وہاں ہوں، تاکہ اُس تنوع میں اضافہ کریں اور اُس آسمانی جماعت کی یگانگت کی تصدیق کریں۔

### III

اور اب، اُس پاک جماعت کی اُس تصویر پر جو یہاں بیان کی گئی ہے، چند مختصر تفسیری کلمات عرض کیے جائیں گے، جو ہمیں تیسرے نکتہ تک پہنچائیں گے۔

وہ "تخت کے سامنے، اور برّہ کے حضور کھڑے تھے، سفید پوشاک پہنے ہوئے، اور اپنے ہاتھوں میں کھجور کی شاخیں لیے ہوئے۔" اُن کے کھڑے ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ آسمان میں بیٹھتے یا آرام نہیں کرتے، کیونکہ وہ ہمیشہ آسمان میں آرام ہی میں ہیں؛ مگر یہ کہ وہ کھڑے ہیں—یعنی وہ ثابت قدم ہیں، قائم ہیں، اور محفوظ ہیں۔ اُن کے پاؤں کبھی نہیں پھسلیں گے، وہ کسی لغزش کی جگہ میں نہیں کھڑے۔

وہ تخت کے سامنے کھڑے ہیں—یہ خدمت اور عمل کا انداز ہے۔ وہ ایسے سیابیوں کی مانند کھڑے ہیں جو کوچ کے لیے مستعد ہوں؛ ایسے خدام کی مانند جو صرف یہ سننے کے منتظر ہوں، "جا"، اور وہ جاتے ہیں۔ کاش ہم زمین پر ہی آسمان کے اس انداز کو اپنا لیں! خُداوند ہمیں سنبھالے کہ ہم کھڑے رہیں، اور ہمارے پاؤں کبھی نہ پھسلیں، اور کاش ہم اپنی کمر کس کر تیار رہیں کہ جو کچھ وہ ہمیں حکم دے، ہم اسے فوراً بجا لائیں۔ افسوس کہ اکثر ہمیں اپنے آپ کو جھنجھوڑنا پڑتا ہے، کیونکہ ہم سستی کے بستر پر پڑے رہتے ہیں، اور غفلت کی نیند میں ہیں۔ اگر ہم اُن کی مانند ہونا چاہیں جو اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں، تو ہمیں ہمیشہ کھڑے اور بیدار رہنا چاہیے، تاکہ جو کچھ آقا ہم سے فرمائے، اُس پر ہم فوراً عمل کریں۔

وہ "تخت کے سامنے" کھڑے ہیں—یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خُدا کی حضوری میں ہیں۔ وہ اُس کی حضوری سے باہر نہیں، نہ ہی دُور ہیں، بلکہ وہ اُس کے جلال کو خاص قربت سے دیکھتے ہیں، اور وہ اُن کے قریب نہایت فضل اور جلال سے ہے۔ یہی آسمان کا حسن ہے—خُدا کی حضوری میں رہنا۔ اے میرے عزیزو! تم نے بھی کبھی کبھی اس کا ذائقہ چکھا ہے۔ جب تم مسیح کے قریب رہے، اور اُس کے ساتھ کامل شراکت میں اُس سنہری جام سے گھونٹ بھرا جس سے تم ابد تک پیو گے، جب تم نے اُس ابدی پھل کا مزہ لیا جو تمہاری ابدی خوراک ہوگا—یہی آسمان ہے! ہمیشہ اُس کا چہرہ دیکھنا، ہمیشہ شاہی دربار میں ایک خاص مقرب کی طرح تخت کے سامنے کھڑے رہنا—باہر کے صحن میں نہیں، غیر قوموں کے صحن میں نہیں، بلکہ پردہ کے اندر، اُس جلالی بھید کے بیچوں بیچ، قدس الاقداس میں، جہاں خُدا آپ موجود ہے۔ وہاں ہم ابد تک کھڑے رہیں گے۔

وہ "سفید پوشاک" پہنے ہوئے تھے—یہ نہایت معنی خیز ہے۔ گناہ نے انسان کو ننگا ظاہر کیا؛ گناہ سے پہلے وہ ننگا تھا مگر شرمندہ نہ تھا۔ پھر اُس نے اپنے لیے پوشاک بنانے کی کوشش کی، اور انجیر کے پتے اس کا نتیجہ تھے۔ مگر مسیح آیا اور اُس نے ہمیں لباس پہنایا—پورے طور پر۔ یہاں جن پوشاکوں کا ذکر ہے، وہ سر سے پاؤں تک اُن کو ڈھانپے ہوئے ہیں—وہ "سفید پوشاک" پہنے ہوئے ہیں، جزوی نہیں بلکہ مکمل۔ کیا ہی حُسن ہے مسیح کی وہ راستبازی جو اُس نے ہمارے لیے پوری کی اور ہم میں قائم کی، جس سے ہم ابدی تخت کے سامنے ملبوس ہوں گے! اے بھائیو، آج ہی خوشی سے اسے پہن لو، اور خوشی سے محسوس کرو کہ اُس کا خون اور راستبازی ابھی سے تمہاری زینت اور تمہارا جلالی لباس ہے۔

یہ پوشاکیں سفید ہیں—سفید، یعنی پاکیزگی کی علامت؛ اور وہ "خُدا کے تخت کے سامنے بے عیب ہیں"۔ سفید، یعنی اُن کے کھانت کے مرتبہ کی نشانی، کیونکہ وہ "ہمیشہ ہمیشہ کے لیے خُدا کے لیے بادشاہ اور کابن ہیں"۔ سفید، یعنی فتح کا نشان، کیونکہ وہ ہر دشمن پر غالب آچکے ہیں۔ مگر یہ پوشاکیں سفید کیسے ہوں گی؟ اُن کی پوشاکیں سفید ہیں کیونکہ اُس کی پوشاکیں سُرخ تھیں—ہاں، اُس کی! فرشتے تعجب سے دیکھتے اور اشتیاق سے پوچھتے تھے جب وہ کلوری سے لوٹا، "تیری پوشاکیں کیوں سُرخ ہیں؟ کیوں

تیرے لباس میں ایسا رنگ ہے جیسے کسی نے انگور کے حوض کو پامال کیا ہو؟" اور اُس نے جواب دیا، "میں نے تنہا ہی حوض پامال کیا، اور لوگوں میں سے کوئی میرے ساتھ نہ تھا۔" کیونکہ نجات دہندہ نے اپنا خون بہایا اور اپنی پوشاک کو ہمارے لیے اپنے ہی خون سے رنگین کیا، اس لیے جو لباس کبھی ناپاک تھے، وہ اب برف سے بھی زیادہ سفید ہیں، اور دھوپ کی مانند چمکتے ہیں۔

آہ، وہاں ہونے کی خوشی! کاش وہ گھڑی جلد آجائے! وہ آسکتی ہے، ابھی اسی لمحے بھی، جب ہم یہاں بات کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو، تو اچانک موت اچانک جلال ہوگی! کیا تم میں سے ہر ایک کو یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا؟ کیا اس زندگی سے رخصتی تمہارا ابدی زندگی میں داخلہ ہوگی؟ کیا ان آنکھوں کا بند ہونا ان عظیم آنکھوں کا کھلنا ہوگا جو ایک روشن تر منظر دیکھیں گی؟ اے ایماندار، تیرے ساتھ تو ایسا ہی ہوگا۔ پھر تو موت سے کیوں ڈرتا ہے؟ بلکہ ہر وقت آمادہ رہ کہ اپنے پاؤں سمیٹ کر اپنے باپ کے خدا سے جا ملے، جہاں سفید پوش جماعت اُس کا چہرہ دیکھتی ہے۔

اور اُن کے ہاتھوں میں کھجور کی شاخیں تھیں—یہ غالباً اُس عظیم عید، یعنی عید خیام کی طرف اشارہ ہے، جب زمین کی فصل پوری ہوچکی ہوگی، جب وہ ابدی سبت اچکا ہوگا جو خدا کے لوگوں کے لیے باقی ہے، اور جب وہ خوشیاں جو خدا کے دہنے ہاتھ پر ہمیشہ کے لیے ہیں، پوری طرح محسوس کی جائیں گی۔ کیونکہ لاویوں کی کتاب میں لکھا ہے کہ اس عید پر بنی اسرائیل اپنے ہاتھوں میں کھجور کی شاخیں لیں اور اپنے خداوند خدا کے سامنے خوشی منائیں—یہی اُن کے مقدس سال کی انتہا اور خوشی کی معراج تھی۔

کاش میرے پاس وہ قوت ہوتی کہ میں اس جلالی حلقہ کو—اُن درخشاں ہستیوں کو جو تخت کے سامنے ہیں—بیان کرتا کہ تم انہیں دیکھ سکو! مجھے لگتا ہے میں رسولوں کا جھنڈ دیکھ رہا ہوں، نبیوں کی پاکیزہ انجمن کو پہچان رہا ہوں، شہیدوں کو اُن کے یاقوتی تاجوں کے ساتھ دیکھ رہا ہوں۔ کیا میں مسیح کے خادموں اور معترفین کو نہیں دیکھ رہا، اپنے ہی عزیزوں میں سے کچھ جو مجھ سے پہلے جاچکے ہیں—اسکاٹ لینڈ کے وہ عہد شکن شہید، اور اسمتھ فیلڈ کے بہادر؟ وہاں وہ کھڑے ہیں، اور سنو!—وہ کیسے گاتے ہیں! کوئی اُن کی حمد کے گیت سے سبقت نہ لے سکے گا۔

شاید تمہاری ماں وہاں ہے، یا بہن، یا بھائی، یا تمہارے بزرگ، جو برسوں پہلے "اکثریت میں شامل" ہو گئے کہ اُس بے شمار مجمع کے ساتھ گائیں۔ آہ، اگر میں دیکھ پاتا کہ اگلے سو برس میں وہاں کون کون ہوگا—کیا میں خود کو دیکھوں گا، اور کیا میں تم سب کو بھی وہاں دیکھوں گا؟ کاش یہ ممکن ہوتا کہ میں تم سب کو ایک دم آسمان میں پہنچا دوں—اس عبادت گاہ سے اُس ہیکل تک، اس جگہ سے جہاں ہم اُس کے پاؤں تلے حمد گاتے ہیں اُس جگہ تک جہاں ہم اُس کے چہرے کے سامنے اور بھی میٹھے اور بلند سر میں گائیں گے۔ تم میں سے ایک بھی—ہاں، ایک بھی—ہم غائب نہ پائیں۔

اگرچہ اے دوست، تو نظر سے اوجھل ہے، اور گویا سننے سے بھی دور، اور بڑی مشکل سے بھیڑ میں گھس آیا ہے جو اس گھر کو گھیرے ہوئے ہے، اے کاش کہ تو بھی ہم سب کے ساتھ اُس کے برگزیدوں میں شمار ہو، اور جب وہ اُن کو پکارے، تیرا نام چھوٹ نہ جائے۔ کیا تو یسوع پر ایمان رکھتا ہے؟ اگر ہاں، تو تجھے ضرور وہاں ہونا چاہیے۔ کیا تو بے ایمان ہے؟ اگر تو اپنی موجودہ حالت میں مر گیا تو ضرور اُس کے حضور سے دھتکارا جائے گا، اُس کے جلال کی قدرت سے فنا کیا جائے گا، اور وہ تمام مسرت و فرحت جو زندگی کا سرمایہ ہے تجھ سے چھین لی جائے گی، اور تو ابدالابد اُس سے جدا رہ کر زندگی بسر کرے گا۔

—اور اب آخر میں، یوں معلوم ہوتا ہے کہ

#### IV

یہ جلیل القدر جماعت، جو خدا کے مرکز تخت کے گرد جمع تھی، سرود میں مشغول تھی۔ :

وہ بلند آواز سے پکار رہے تھے کہ، "نجات ہمارے خدا کی ہے جو تخت پر بیٹھا ہے، اور برہ کی ہے۔" چند روز پیش میں ایک نہایت صالح پرمٹو میتھوڈسٹ واعظ کی سوانح پڑھ رہا تھا، اور مجھے یہ دیکھ کر تعجب اور مسرت ہوئی کہ اُس کی ڈائری میں میرے متعلق ایک ذکر پایا۔ اُس نے لکھا، "اسٹراؤڈ گیا کہ مسٹر سپرجن کو سنوں، وہ پکا کیلونسٹ ہے، مگر اچھا آدمی ہے۔" مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی کہ میں اچھا آدمی ہوں، اور اتنی ہی خوشی یہ سن کر بھی ہوئی کہ میں پکا کیلونسٹ ہوں۔ اور جب میں نے کتاب کا جائزہ لیا تو اقرار کرنا پڑا کہ ہمارے بھائی نے میرے پکا کیلونسٹ ہونے کا بالکل درست حال بیان کیا ہے، اور میرا ایمان ہے کہ اب وہ خود بھی جنت میں یہی عقیدہ رکھتا ہے۔

وہاں سب کے سب کیلونسٹ ہیں، ایک ایک جان۔ اگرچہ زمین پر وہ لاکھوں کی تعداد میں آرمینین تھے، مگر جنت میں پہنچ کر وہ ایسے نہیں رہتے، کیونکہ وہاں کا گیت یہی ہے، "نجات ہمارے خدا کی ہے جو تخت پر بیٹھا ہے۔" یہی تو میرا کیلونسزم ہے۔ یہی

کلیساؤگسٹین نے منادی کی، یہی پولس نے سنایا، یہی مسیح نے ہمیں سکھایا کہ سنائیں، اور یہی جنت میں گایا جاتا ہے، ”نجات ہمارے خدا کی ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کی ہے۔“

وہ جنت میں گاتے ہیں کہ نجات کا منصوبہ خدا نے باندھا، نجات کے لیے خدا نے چُن لیا، نجات خدا نے بخشی، نجات برہ نے پہنچائی، اور نجات کا آغاز تا انجام سب خدا ہی کا کام تھا، اور خدا ہی نے اُسے کامل کیا۔ اُن میں سے کوئی یہ نہیں کہتا کہ ”تھہرو، نجات ہمارے خدا کی ہے، مگر آزاد ارادہ بھی شریک تھا۔“ نہیں، برگز نہیں، کبھی ایسا کوئی جنت میں نہیں سوچتا۔ سب یہ مانتے ہیں کہ اگرچہ خدا نے اُن کے آزاد ارادے کو نہیں توڑا، مگر اپنی قدرت کے دن اُن کے دل کو مائل کیا، اور اپنی فضل محض سے اُنہیں نجات دہندہ سے محبت کرنے کے لیے کھینچ لیا۔

—اگر جنت میں وہ مصرع دیا جائے جو ہم کبھی عشائے ربانی پر گاتے ہیں، تو وہ بھی اُسے خوشی سے گائیں گے، سب تیرے فضل سے ہم اطاعت پر آمادہ ہوئے“  
جبکہ اوروں کو چھوڑ دیا گیا  
،اُس راہ پر جو ہم نے اپنی طبیعت سے چنی  
”اور جو ہلاکت کے حجروں تک پہنچاتی ہے۔“

—اور وہ یہ بھی گائیں گے  
،کیوں میں تیری آواز سننے کو بنایا گیا“  
اور اُس وقت اندر آیا جب جگہ تھی؛  
،جبکہ ہزاروں نے افسوسناک راہ چنی  
اور انا نہ چاہا بلکہ بھوکے مرنا پسند کیا؟

،یہ وہی محبت تھی جس نے ضیافت تیار کی“  
اور مجھے مہربانی سے اندر لے آئی؛  
،ورنہ میں اب تک چکھنے سے انکار کرتا  
”اور اپنے گناہ میں ہلاک ہوتا۔“

پس جنت میں یہی ترانہ گایا جاتا ہے—نجات، نجات سب فضل کی ہے، اور اُس کا جلال اول تا آخر صرف اور صرف خدا کو ملتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو بالکل خارج کر دیتے ہیں، اپنی تعریف کو کوئی جگہ نہیں دیتے، نہ کہتے ہیں، ”نجات ہمارے بہتر نفس کی ہے“ یا ”نجات ہماری برگزیدہ فضیلت کی ہے۔“ نہیں، بلکہ سب کچھ خداوند کو، اول تا آخر۔ اور اے بھائیو! ہم میں سے بعض کو تو جنت میں جا کر اپنی لے بدلنے کی چنداں ضرورت نہ ہوگی، کیونکہ یہاں سے ہی ہمارا نغمہ یہی رہا ہے—”نجات خداوند کی ہے۔“

ہم نے یہ اُسی مکتب میں سیکھا ہے جس میں یونہی نے اس قدیم کیلونسٹ تعلیم کو سیکھا۔ اُسے مچھلی کے پیٹ میں جانا پڑا، اور باہر آکر اُس نے کہا، ”نجات خداوند کی ہے۔“ اور ہم نے بھی سخت مصیبتوں، دکھوں اور غموں میں یہ سبق پڑھا، اور اپنے دل پر کندہ کرایا، اور آج اپنی زندگی میں کبھی اس پر زیادہ یقین نہیں رکھا کہ اگر کوئی گنہگار بچایا جائے، تو یہ خدا کا ہی کام ہے، اور سارا جلال اُسی کو ملنا چاہیے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند کسی مفلس و محتاج جان کو قائل کرے کہ نجات اُسی میں ہے، اور اُسے قوت دے کہ آج ہی اُسے لے، سادہ ایمان سے اُسے قبول کرے۔ تمہیں اپنے آپ کو بچانا نہیں، مسیح نے تمہیں بچا لیا ہے؛ تمہیں بس اُس پر بھروسہ کرنا ہے، اور تم نجات پاؤ گے۔ تمہارے لیے کچھ کرنے کو نہیں، کچھ بننے کو نہیں، بس اپنی ناتوانی کو ماننا ہے، اور مسیح کو اپنے لیے سب کچھ ہونے دینا ہے، بس دیکھو اور جیو، کیونکہ  
”مصلوب پر ایک نگاہ میں زندگی ہے۔“

خدا کرے کہ تم دیکھو، اور اُس بے شمار جماعت میں شامل ہو جاؤ جو ابدالآباد اُس کی حمد کے ترانے گائے گی۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ اسپرجن  
مکاشفہ 7 باب

آیت 1۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے چار فرشتے دیکھے جو زمین کے چار کونوں پر کھڑے تھے، اور زمین کی چار ہواؤں کو تھامے ہوئے تھے، تاکہ نہ زمین پر ہوا چلے، نہ سمندر پر، اور نہ کسی درخت پر۔

ایک کامل سکون ہونا لازم تھا جب تک خدا کے لوگ مہر کیے نہ جائیں۔ نہ ایک پتہ ان کے ضرر کے لیے بلے، نہ پانی پر جھاگ کا ایک ذرہ ابھرے، نہ ہوا کی ہلکی سی جنبش ہو، نہ سمندر کا موجزن ہونا، نہ درخت کا لرزنا۔

### آیت 3-2

اور میں نے ایک اور فرشتہ کو مشرق سے نکلتے دیکھا، جس کے ہاتھ میں زندہ خدا کی مہر تھی، اور اس نے بلند آواز سے اُن چار فرشتوں کو پکارا جن کو زمین اور سمندر کو ضرر پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا، کہ زمین کو ضرر نہ پہنچاؤ، نہ سمندر کو، نہ درختوں کو، جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مہر نہ کر دیں۔ تمام مخلوق خدا کے بندہ کے لیے موجود ہے۔ کائنات گویا کلیسیا کے لیے ایک مچان ہے، اور جب خدا کی کلیسیا کی تعمیر مکمل ہو جائے، تب ہی یہ سب ہٹا دی جائے گی، مگر اس سے پہلے نہیں۔

### آیت 5-4

اور میں نے اُن کی گنتی سنی جن پر مہر کی گئی، اور وہ ایک لاکھ چالیس ہزار تھے، بنی اسرائیل کے تمام قبائل میں سے۔ یہوداہ کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار مہر کیے گئے۔ رعوہین کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔ یہ ترتیب فطرت کی نہیں بلکہ فضل کی ہے، ورنہ رعوہین پہلے آتا۔ اور خدا کا انتخاب نہ نسل پر ہے نہ خون پر، بلکہ اس کی خودمختار مرضی پر ہے۔ یہوداہ، پھر رعوہین۔

### آیت 8-5

جاد کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
آشر کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
نفتالی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
منسی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
شمعون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
لاوی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
یساکر کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
زبولون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
یوسف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
—اور آخری اور چھوٹے سے چھوٹے قبیلہ میں سے بھی یہی تعداد

### آیت 8

بنیامین کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار۔  
میرا گمان ہے کہ بہت سے ایماندار بنیامین کے قبیلہ سے ہیں—شک کرنے والے، خوف کرنے والے، ایمان اور بھروسا میں چھوٹے، مگر بنیامین کے پاس پھر بھی اس کے مرد ہیں۔

### آیت 9

—ان باتوں کے بعد میں نے نظر کی—یہ غیر قوموں کی کلیسیا تھی اور دیکھو! ایک ایسی بڑی بھیڑ کہ کسی انسان سے شمار نہ ہو سکے، ہر قوم اور قبیلہ اور امت اور زبان میں سے۔ کاش کچھ لوگ یہ منظر دیکھیں، کیونکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ سب مقدس اسی جگہ جاتے ہیں جہاں وہ عبادت کرتے ہیں۔ گویا کوئی اور نیک لوگ دنیا میں ہیں ہی نہیں سوائے اُن کے جو بالکل اُن کی طرح سوچتے ہیں۔ افسوس! کاش اُن کی آنکھیں تھوڑی سی کھلتیں۔ میں ڈرتا ہوں کہ کچھ مسیحی اُس چوہے کی مانند ہیں جو ہمیشہ ایک صندوق میں رہا، اور کسی خاص موقع پر صندوق کے کنارے تک چڑھ گیا، اور نیچے الماری کی وسعت دیکھ کر کہا: ”مجھے معلوم نہ تھا کہ دنیا اتنی بڑی ہے“—اور پھر بھی اُس نے الماری سے باہر کبھی نہ دیکھا تھا۔ کاش ہم سب کی آنکھیں کھلتیں تاکہ یہ منظر دیکھتے—”ان باتوں کے بعد میں نے نظر کی، اور دیکھو! ایک بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا... ہر قوم، ہر قبیلہ، ہر امت، ہر زبان میں سے۔

### آیت 9

—جو تخت کے سامنے اور برّہ کے سامنے کھڑے تھے، سفید پوشاک پہنے ہوئے بالکل پاک—بالکل خوش—کابنوں اور فاتحوں کی مانند ملبس، کیونکہ ان کے ہاتھوں میں کھجور کی ڈالیاں تھیں۔

### آیت 11-9

اور اُن کے ہاتھوں میں کھجور کی ڈالیاں تھیں؛ اور وہ بلند آواز سے پکار رہے تھے کہ نجات ہمارے خدا کی ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّہ کی۔  
—اور سب فرشتے تخت کے گرد کھڑے تھے



بیرونی حلقہ میں، اور بزرگوں کے گرد، جو کلیسیا کی نمائندگی کرتے ہیں، اور اندرونی حلقہ میں کھڑے ہیں، مسیح کے سب سے قریب، ابن آدم کے سب سے زیادہ ہم جنس۔

#### آیت 12-11۔

اور بزرگوں اور چار جانداروں کے گرد، اور وہ تخت کے آگے اپنے منہ کے بل گر گئے اور خدا کی عبادت کی، کہتے ہوئے: **آمین!** برکت اور جلال اور حکمت اور شکرگزاری اور عزت اور قدرت اور قوت ہمارے خدا کی ہو ابدالآباد۔ آمین  
یہ عظیم حمد کے کلمات ہیں جو عبادت کو کامل بناتے ہیں—جیسی ہر عبادت ہونی چاہیے جو خدا کے حضور پیش کی جائے—  
جیسی ہر عبادت ہو گی جب ہم ایک بار آسمان پہنچ جائیں گے۔

#### آیت 13۔

اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا، یہ کون ہیں—یہ عظیم ہجوم—یہ کون ہیں؟

#### آیت 17-13۔

جو سفید پوشاک پہنے ہوئے ہیں؟ اور کہاں سے آئے ہیں؟  
میں نے اس سے کہا، اے میرے آقا، تو ہی جانتا ہے۔  
اس نے مجھ سے کہا، یہ وہ ہیں جو بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں، اور انہوں نے اپنی پوشاکیں دھو کر برہ کے خون میں سفید کی ہیں۔  
اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں، اور اس کی ہیکل میں دن رات اس کی خدمت کرتے ہیں، اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اُن پر سایہ کرے گا۔  
وہ پھر کبھی نہ بھوکیں گے، نہ کبھی پیاسے ہوں گے، نہ سورج اُن پر تپے گا، نہ کوئی گرمی۔  
کیونکہ برہ جو تخت کے بیچ میں ہے وہ اُن کی چراگاہ کرے گا، اور انہیں زندگی کے چشموں کے پاس لے جائے گا، اور خدا اُن کی آنکھوں سے سب آنسو پونچھ ڈالے گا۔